ماہ ربیع الاول

(ازمولانا عبیدالرحمٰن صاحب طالبؔ رحمانی مبارکپوری)

گلشن عالم ویران، افضائے عالم کی نیرنگیاں معدوم، بزم کائنات تاریک، عندلیبان چمن کی نغمہ سرائیاں بند، غنچہ و گل مرجھائے ہوئے، خزاں کا دور دورہ، میکدۂ علم و عرفان سنسان، جام و سبو ٹوٹے ہوئے، ہو کا عالم، ظلم و ستم عام کفر و شرک کا چرچا، اوہام باطلہ معبود، خود تراشیدہ مورتیوں کی پرستش، خالق کائنات کی کھلی ہوئی توہین، خواہشاتِ نفسانی کی حکومت، قتل و غارت گری معمولی چیز، بات بات پر لڑائی۔ قماربازی، شراب خواری زناکاری کا رواج عام، بیحیائی کی کثرت غرض دنیا ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی پوری پوری مصداق تھی کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پیشتر دفعتہً افق مغرب پر ہلالِ ربیع الاول نمودار ہوا پھر کیا تھا چمنستان دہر میں روح پرور بہاریں چلنے لگیں، عندلیبان چمن جو کل تک مصروف آہ و فغاں تھے، مسرت و شادمانی کے گیت گانے لگے۔ گل و غنچہ جو مرجھائے سے تھے دفعتہً کھل گئے۔ کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جگمگا اٹھا، دنیا کی تاریکی نور سے بدل گئی، عالم کفر و شرک میں اک تہلکہ سا مچگیا، نہیں نہیں بلکہ آتشکدۂ کفر آزرکدۂ ضلالت سرد ہوکر رہ گئے۔ صنم خانوں میں خاک اڑنے لگی، بتکدے خاک میں مل گئے۔ توحید کا غلغلہ اٹھا، آفتاب عالم وادیٔ فاران پر چمکا، یعنی یتیم عبداللہ، جگر گوشۂ آمنہ، تاجدار یثرب و بطحا، شاہِ حرم بطن آمنہ سے جلوہ آرائے بزم امکاں ہوا۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

سال کے قمری مہینوں میں ربیع الاول کا مہینہ یہی ہے جس کا آغاز ماہ صفر کے بعد ہوتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ذیل میں اس کی لغوی تحقیق ذکر کرتے ہوئے اس مہینے کی عظمت اور اس میں پیداشدہ بدعتوں اور اس سے متعلق مسلمانوں کے صحیح فرائض پر مختصراً تبصرہ کریں۔

وجہ تسمیہ ربیع الاول:- اس میں شک نہیں کہ ربیع الاول کی وجہ تسمیہ میں کوئی ایسی پیچیدگی نہیں جو وضاحت طلب ہو۔ لیکن ادبی اور لسانی حیثیت سے غالباً اس کا ذکر کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

لفظ ربیع عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی موسم بہار کے آتے ہیں جو غالباً ہندی مہینے چیت اور بیساکھ میں پڑتا ہے جس وقت مہینوں کے نام رکھے جارہے تھے اسوقت یہ مہینہ فصل ربیع یعنی ابتدائے موسم بہار میں واقع ہوا تھا اس لئے اس وقتی مناسبت سے اسکا نام ربیع رکھدیا گیا چونکہ دو مہینے یکے بعد دیگرے پڑتے ہیں اسلئے پہلے کو ربیع الاول اور دوسرے کو ربیع الثانی کہا گیا

ماہ ربیع الاول کی عظمت:- یوں تو سال کے ہر قمری مہینے اپنے اندر کچھ نہ کچھ اہمیت اور فضیلت و شرف رکھتے ہیں مگر ماہ ربیع الاول کو جو خاص عظمت اور فوقیت و برتری حاصل ہے وہ کسی دوسرے مہینے کو میسر نہیں۔ یہی وہ

مہینہ ہے جس میں بزم کائنات کو تجلی بخشنے والا خورشید عالمتاب پیکر رحمت بنکر اس وقت طلوع ہوا جب ساری دنیا ظلمتکدہ بن چکی تھی ظلم و استبداد کا پورا پورا تسلط ہو چکا تھا۔ انسانیت حیوانیت و بہیمیت کا رنگ اختیار کر چکی تھی آزادی و حریت اخوت و مساوات جیسے اوصاف ایک ایک کرکے دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔ باہمی عداوت زور پکڑ چکی تھی۔ قتل و غارتگری سے عرصۂ حیات تنگ ہو رہا تھا۔ اس نے طلوع ہوتے ہی دنیا کی تاریکی کو نور سے بدل دیا ظلم و استبداد کا ہمیشہ کیلئے خاتمہ کر دیا انسان کو صحیح معنی میں انسان بنا دیا اور دلوں سے باہمی عداوت و کدورت نکالکر اخوت و مساوات کا بیج بو دیا اور فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا کا صحیح نقشہ کھینچکر رکھدیا جسکو حالیؒ نے یوں کہا ہے

خطا کار سے درگذر کرنے والا ۔ بد اندیش کے دل میں گھر کرنے والا
مفاسد کو زیر و زبر کرنے والا ۔ قبائل کو شیر و شکر کرنے والا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

۲ اس سے بڑھکر ربیع الاول کی اور کیا عظمت ہو سکتی ہے کہ قدرت نے اپنے سچے حبیب اور پیارے رسولؐ کو دنیا میں مبعوث کرنے کیلئے اسی مبارک مہینہ کو منتخب فرمایا کسی نے سچ کہا ہے ؎

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا + بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

ماہ ربیع الاول کی بدعتیں:۔ جہانتک ماہ ربیع الاول کی عظمت و برکت اور اہمیت کا تعلق ہے اس سے کسی بشر کو انکار نہیں کہ اس مہینہ میں انسان کی قسمت خفتہ بیدار ہوئی اور ترقی کی نئی منزل اسی سے شروع ہوئی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی عظمت و اہمیت کا اظہار جس صورت سے آج مسلمان کرتے ہیں کیا اسی صورت سے اس کی عظمت کا اظہار ہو جاتا ہے اور کیا یہ جائز ہے۔ جہانتک اسلام کی پاک تعلیم کا تعلق ہے وہ سراسر بیجا رسم و رواج کے مٹانے کیلئے آیا ہے جسکا ثبوت نہ ہو۔ جو محض آباؤ و اجداد اور غیر قوموں کی کورانہ تقلید کا نتیجہ ہو۔ چنانچہ ایک جگہ نہیں بلکہ سینکڑوں جگہ قرآن مجید میں آباؤ اجداد کی کورانہ تقلید کی مذمت بیان کی گئی ہے اور نہ صرف قرآن ہی میں بلکہ احادیث میں بھی بار بار ہر اس چیز سے روکا گیا ہے جس کا کوئی ثبوت شریعت اور مذہب میں نہ ہو جو محض اپنی خواہشات نفسانی اور دنیاوی غرض کیلئے ایجاد کی گئی ہو۔

بد قسمتی سے وہ مسلمان جو دنیا میں صرف اسلئے آیا تھا کہ صرف خدا اور رسول کا متبع رہ کر دنیا اور دنیا والوں سے توہم پرستی اور ناجائز رسم و رواج اور خلاف شرع امور کو دور کرے آج خود سینکڑوں بدعتوں اور ہزاروں بیجا رسم و رواج کی آہنی زنجیروں میں اپنے کو جکڑے ہوئے ہے۔ کون نہیں جانتا کہ آج مسلمان مذہب کے نام پر ہر اس تحریک اور ہر اس رسم کا گرمجوشی سے استقبال کرتا ہے جسکی ظاہری صورت و شکل اسلامی ہوتی ہے لیکن درحقیقت وہ مذہب و شریعت سے

اتنا ہی دور ہوتی ہے جتنا مشرق مغرب سے۔

یہ جو ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو ہندوستان کے ہر ہر گوشہ میں جشن عید میلاد النبی کے نام سے یادگار منائی جائیگی اور بڑی دھوم دھام سے منائی جائے گی بظاہر کیسی مذہبی اسلامی تحریک معلوم ہوتی ہے چنانچہ آج عام مسلمان عبادت وثواب کا کام جانکر سرگرمی سے اس میں حصہ لیتے ہیں لیکن جہانتک قرآن وحدیث وفقہ سے ثبوت کا تعلق ہے یہ تحریک و رسم بالکل بے ثبوت اور خلاف شرع ہے۔

ذرا غور تو کیجئے کہ آنحضرت ؐ کی ولادت کے بعد آپ کی حیات مبارکہ میں بارہا ربیع الاول کا مہینہ آیا - اور اسکی بارہویں تاریخ بھی آئی - لیکن کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ آپ نے کسی سال بھی اپنی مبارک زندگی میں اپنا یوم ولادت منایا آپ کے بعد صحابہ کرامؓ کا زمانہ بھی آیا جو آپ کی ہر ہر ادا پر مرمٹنے والے تھے جن کی جاں نثاری وفداکاری کا یہ عالم تھا کہ باپ بیٹے بھائی کے شہید ہوجانے کی خبر بار بار کان میں پڑتی ہے لیکن ہر دفعہ آپ ہی کی خیریت پوچھی جاتی ہے۔

میں بھی اور باپ بھی بیٹا بھی برادر بھی فدا ❊ اے شہ دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چیز ہیں ہم

پھر کیا صحابہؓ نے باوجود اتنی بے پناہ عقیدت ومحبت رکھتے ہوئے کبھی بھی آپ کا جشن میلاد منایا۔ خود ائمہ اربعہ میں سے کیا کسی امام نے بھی اپنی زندگی میں مجلس میلاد منعقد کیا۔ اگر نہیں تو پھر ہمیں کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی گھر گھر مجلس میلاد منعقد کریں۔ آج ہم جس کام کو دینی کام سمجھکر کرتے ہیں یہ درحقیقت آنحضرت ؐ کے چھ سو سال بعد کی ایجاد ہے جسے اربل کے بادشاہ نے اپنی شہرت اور نام ونمود کی غرض سے ایجاد کیا تھا۔ پس سوچو تو سہی کہ جو کام نہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوا اور نہ صحابہ وائمہ کے زمانہ میں بلکہ آپ کے چھ سو سال بعد ایجاد کیا گیا ہو وہ بھی فقط اپنی نام وری کیلئے بھلا وہ کام کیسے دینی اور شرعی ہوسکتا ہے بلکہ ایسے ہی کاموں کو جنھیں لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے دینی وشرعی کام سمجھکر کرتے ہیں بدعت کہا جاتا ہے پس یہ رسم میلاد جس طرح آج مروج ہے۔ جب آنحضرتؐ یا آپ کے بعد صحابہ یا ائمہ کسی سے بھی ثابت نہیں تو پھر اس کے بدعت ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے۔ بدعت کی برائی اور مذمت ایک حدیث میں نہیں بلکہ سینکڑوں حدیثوں میں آئی ہے۔ پس کیا مسلمانو! تم پر ضروری نہیں کہ تم ہر قسم کی بدعتوں اور بیجا رسم ورواج سے کنارہ کش ہوکر اسی کام کو کرو جسکا خدا اور رسول نے حکم دیا ہو۔

ماہ ربیع الاول اور مسلمانوں کے صحیح فرائض - مسلمانو! ماہ ربیع الاول جیسے بابرکت مہینے کو مجلس میلاد اور عید میلاد النبی کا آڑ لیکر بدعات وخرافات اور بیہودہ اور لغو کاموں میں نہ گذارو کیونکہ وہ ہستی جس کی یادگار منانے کیلئے اور جس کے ساتھ عقیدت ومحبت کا اظہار کرنے کیلئے تم مجلس میلاد منعقد کرتے ہوئے تمہارے ان ریاکارانہ اور غیر مخلصانہ جذبات محبت کی قدر نہیں وہ تم سے یہ نہیں چاہتا کہ تم غیر قوموں کی طرح بے عمل ہوکر سال کے چند مخصوص دنوں میں اس کی تعریف سن لو۔ بلکہ وہ تم سے عملی قربانی چاہتا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم اس کی ہر ہر ادا پر مرمٹو اس کے

باقی مضمون صفحہ ۹ پر ملاحظہ ہو۔